کس بات سے ابتدا کی جائے؟

Where to Begin

لینن

Lenin

1901

حالیہ برسوں میں روسی سوچل ڈیموکریٹوں کے سامنے یہ سوال خاص اصرار کے ساتھ آیا ہے کہ ''کیا کرنا چاہیے؟'' یہ سوال نہیں ہے کہ ہمیں کس راستے کا انتخاب کرنا چاہیے (جیسا کہ نویں دہائی کے آخر اور دسویں کا دہائی کی ابتدا میں تھا) بلکہ یہ کہ اس معروف راستے میں ہمیں کون سے عملی اقدام بڑھانا چاہئیں اور ان کو کیسے بڑھانا چاہیے۔ سوال عملی کام کے نظام اور منصوبے کا ہے۔ اور اس کا اعتراف کرنا چاہیے کہ ہم نے ابھی جدوجہد کی نوعیت اور طریقوں کا سوال نہیں حل کیا ہے جو عملی پارٹی کا ایک خاص سوال ہے، کہ اس پر اب بھی سنگین اختلاف رائے ہے جو افسوسناک نظریاتی کمزوری اور تذبذب کا اظہار کرتا ہے۔ ایک طرف ''اکونومسٹ'' رجحان (1) مرا نہیں ہے جو اس بات کے لئے کوشاں ہے کہ وہ سیاسی تنظیم اور ایجی ٹیشن کے کام میں کاٹ چھانٹ کر کے اس کو محدود بنائے۔ دوسری طرف بے اصول eclectism ☆ مختلف اور متضاد نقطہ ہائے نظر، فلسفیانہ اور نظریاتی خیالات اور سیاسی حالات کے اندازوں کو بے اصولی سے گڈمڈ کرنے کا رجحان۔ (ایڈیٹر) پھر اپنا سر غرور سے اٹھا رہا ہے، ہر نئے ''رجحان'' کی نقل کر رہا ہے اور فوری مطالبات اور مجموعی طور پر تحریک کے خاص فریضوں اور مستقل ضرورتوں کے درمیان امتیاز کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ یہ رجحان، جیسا کہ ہم جانتے ہیں، ''ربوچیئے دیلو'' (2) میں جا گزیں ہو گیا ہے۔ اس رجحان کا آخری ''پروگرام بنانے'' کا اعلان یعنی بلند بانگ مضمون بلند بانگ عنوان ''ایک تاریخی موڑ'' کے ساتھ (لیسٹوک ربوچیگو دیلا'' (3) شمارہ 6 میں شائع ہوا) خاص زور سے اس کردار کو ثابت کرتا ہے جس کا ذکر ہم نے کیا ہے۔ ابھی کل تک ''اکونومزم'' سے لگاوٹ کی جا رہی تھی، ''ربوچایا مسل'' کی قطعی مذمت پر سخت غصہ تھا اور مطلق العنانی کے خلاف جدوجہد کے سوال پر پلیخانوف کی تجویز کو ''مدھم'' کیا جا رہا تھا۔ لیکن آج لیبکنیخت کے الفاظ کا حوالہ دیا جا رہا ہے: ''اگر حالات چوبیس گھنٹے کے اندر تبدیل ہو جائیں تو طریقہ کار کو بھی چوبیس گھنٹے کے

اندر بدل دیا جائے۔'' اب باتیں ہو رہی ہیں براہ راست حملے کے لئے، مطلق العنانی پر دھاوے کے لئے'' مضبوط مجاہد تنظیم'' کی، ''عوام کے درمیان وسیع انقلابی سیاسی ایجی ٹیشن'' کی (اب کیسے سرگرم ہو گئے ہیں: انقلابی اور سیاسی دونوں!)، ''سڑکوں پر احتجاجوں کے لئے متواتر اپیلوں'' کی اور ''سڑکوں پر سخت سیاسی نوعیت کے مظاہروں کی تنظیم'' وغیرہ وغیرہ کی۔

شاید ہم اس بات پر اپنی خوشی کا اعلان کرتے کہ ''ر بوچیئے دیلو'' نے اس پروگرام کو جلد سمجھ لیا جو ہم نے ''اسکرا'' (4) کے پہلے شمارے میں دیا تھا اور جس کے مطابق ایک ایسی مضبوط اور اچھی طرح منظّم پارٹی کی تشکیل ہوگی جس کا مقصد صرف یہ نہ ہو کہ وہ اکا دکا رعایتیں حاصل کر لے بلکہ خود مطلق العنانی کے قلعہ پر دھاوا بول دے۔ لیکن ان افراد میں کسی مستقل نقطہ نظر کی کمی ہماری خوشی کو ٹھنڈا کر سکتی ہے۔

دراصل، ''ر بوچیئے دیلو'' لیپکنیخت کا نام بیکار لیتا ہے۔ کسی خاص سوال سے متعلق ایجی ٹیشن کے طریقہ کار یا پارٹی تنظیم کے کسی جزو سے متعلق طریقہ کار میں تبدیلی 24 گھنٹے کے اندر کی جا سکتی ہے لیکن صرف وہی لوگ جو ہر اصول سے عاری ہیں یہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ 24 گھنٹے میں، حتیٰ کہ 24 مہینوں میں کسی مجاہد تنظیم اور عوام میں سیاسی ایجی ٹیشن کی (عوام طور، متواتر اور قطعی) ضرورت کے بارے میں اپنا نظریہ بدل دیں۔ حالات میں فرق اور ادوار کی تبدیلی کی دلیل پیش کرنا مضحکہ انگیز ہے: مجاہد تنظیم کی تعمیر اور سیاسی ایجی ٹیشن چلانے کی ضرورت ہر ''معمولی اور پرامن'' کے دور میں ہوتی ہے۔ مزید برآں، ٹھیک ایسے ہی حالات میں اور ایسے ہی ادوار میں اس قسم کا کام خاص طور سے ضروری ہے کیونکہ دھماکوں اور طوفانوں میں تنظیم بنانے کے لئے بہت دیر ہو جاتی ہے۔ پارٹی کو بالکل تیار رہنا چاہئے تاکہ ایک لمحے میں اپنی سرگرمی وسیع کر دے۔ ''چوبیس گھنٹے میں طریقہ کار بدل دینا''! لیکن طریقہ کار بدلنے کیلئے پہلے طریقہ کار کا ہونا ضروری ہے۔ بغیر ایسی مضبوط تنظیم کے جو ہر حالت میں اور ہر وقت سیاسی جدوجہد کرنے میں ماہر ہو، اقدام کے ایسے باقاعدہ منصوبے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا جو مستحکم اصولوں سے روشن ہو اور استقلال کے ساتھ پورا کیا جائے اور صرف جس کے لئے طریقہ کار کا نام موزوں ہو۔ واقعی معاملےپر غور کیجئے: ہم سے اب کہا جاتا ہے کہ ''تاریخی لمحے'' نے ہماری پارٹی کے سامنے ''بالکل نیا'' سوال پیش کر دیا ہے، تشدد کا سوال۔ کل تک ''بالکل نیا سوال سیاسی تنظیم اور ایجی ٹیشن کا تھا، آج وہ تشدد ہے۔ کیا ان لوگوں سے طریقہ کار میں بنیادی تبدیلیوں کے بارے میں سننا کوئی انوکھی بات نہیں ہے جو اپنے اصولوں کو بالکل بھول بیٹھے ہیں؟

خوش قسمتی سے ''ر بوچیئے دیلو'' نے غلطی کی ہے۔ تشدد کا سوال بالکل نیا نہیں ہے۔ روسی سوشل ڈیموکریسی کے مسلمہ نظریات کو مختصر طور سے یاد دلانا کافی ہوگا۔

اصولی طور پر نہ تو ہم نے تشدد کو مسترد کیا ہے اور نہ کر سکتے ہیں۔ تشدد فوجی کارروائی کی ایک ایسی شکل ہے جو جنگ کے خاص موقع پر بالکل موزوں حتیٰ کہ ضروری بھی ہے، فوج کی خاص صورت حال اور خاص حالات کی موجودگی میں۔ لیکن اہم نکتہ یہ ہے کہ ابھی تشدد میدان جنگ میں فوج کی کسی کارروائی کی طرح نہیں پیش کیا جاتا ہے، ایسی کارروائی جو جدوجہد کے پورے سسٹم سے گہرا تعلق رکھتی ہے اور اس میں شامل ہے بلکہ انفرادی حملے کے ذریعہ کی حیثیت سے پیش کی جاتی ہے جو ہر فوج سے خودمختار اور آزاد ہے۔ بغیر کسی مرکزی انقلابی تنظیم کے اور مقامی تنظیموں کی کمزوری کے ساتھ دراصل یہ تشدد اور کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ہم زور دے کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ موجودہ حالات میں جدوجہد کا یہ طریقہ بے موقع اور ناموزوں ہے، کہ یہ سرگرم عمل مجاہدوں کو اپنے سچے فریضے سے ہٹاتا ہے، اس فریضے سے جو مجموعی طور پر تحریک کے مفادات کے نقطہ نظر سے بہت اہم ہے اور یہ طریقہ حکومت کی نہیں بلکہ انقلاب کی طاقتوں کو غیر منظّم کرتا ہے۔ ہم محض حالیہ واقعات یاد دلانا چاہتے ہیں۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کثیر تعداد مزدور اور شہروں کے ''عام لوگ'' جدوجہد میں آگے بڑھے جبکہ انقلابیوں کے یہاں لیڈروں اور ناظموں کا ہیڈ کوارٹر نہیں تھا۔ ایسے حالات میں کیا یہ خطرہ نہیں ہے کہ انتہائی سرگرم عمل انقلابی تشدد کی طرف چلے جائیں گے جس سے مجاہد دستے، صرف جن پر اچھی طرح بھروسہ کیا جاسکتا ہے کمزور ہو جائیں گے؟ کیا یہ خطرہ نہیں ہے کہ انقلابی تنظیموں اور غیر مطمئن، احتجاج کرنے والے اور جدوجہد پر آمادہ ان غیر متحد عوام کے درمیان رابطہ ٹوٹ جائے گا جو محض اس لئے کمزور ہیں کہ وہ غیر متحد ہیں؟ پھر بھی یہی رابطہ ہماری کامیابی کی واحد ضمانت ہے۔ انفرادی جراءت آمیز ضربوں کی اہمیت سے انکار ہمارے لئے دور کی بات کیوں نہ ہو لیکن ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم تشدد کے گرویدہ ہونے کے خلاف سخت انتباہ کریں، اس کو جدوجہد کا خاص اور بنیادی ذریعہ ہونے کے خلاف جیسا کہ اس وقت بہت سے لوگوں کا زوردار رجحان ہے تشدد کبھی مستقل فوجی کارروائی نہیں بن سکتا، زیادہ سے زیادہ وہ فیصلہ کن بظاہر ''ربوچیئے دیلو'' کا خیال ہے کہ ہم ایسا کر سکتے ہیں۔ بہرحال وہ کہتا ہے ''حملہ آور دستے بناؤ!'' لیکن پھر اس میں عقل سے زیادہ جوش ہے۔ ہماری فوجی طاقتوں کا خاص حصہ رضا کاروں اور باغیوں پر مشتمل ہے۔ ہمارے پاس مستقل فوج کے کچھ چھوٹے دستے ہیں اور وہ بھی فوجی کارروائی کے لئے تیار نہیں ہیں، ان کا نہ تو ایک دوسرے سے تعلق ہے اور حملہ آور دستے بنانے کا سوال تو الگ رہا، ان کو کسی طرح کے دستے بنانے کی تربیت نہیں دی گئی ہے۔ ان تمام باتوں کے پیش نظر ہر اس شخص کے لئے جو ہماری جدوجہد کے عام حالات کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور جو ان کو واقعات کے تاریخی دھارے میں ہر ''موڑ'' پر غور سے دیکھتا ہے یہ صاف چاہئے کہ اس وقت ہمارا نعرہ یہ نہیں ہوسکتا کہ ''حملہ کرو''۔ بلکہ اس کو یہ ہونا پڑے گا ''دشمن کے قلعہ کا ٹھیک سے محاصرہ کرلو''۔ دوسرے الفاظ میں ہماری پارٹی کا فوری فریضہ یہ نہیں ہے کہ وہ تمام ممکن طاقتوں کو ابھی فوراً حملے کے لئے

طلب کرے بلکہ ایک ایسی انقلابی تنظیم بنانے کی اپیل کرے جو صرف نام کو نہیں بلکہ عملی طور پر تمام طاقتوں کو متحد کرنے اور تحریک کی رہنمائی کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو یعنی ایسی تنظیم جو ہر احتجاج اور ہر ہنگامے کی حمایت کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار ہو اور اسکوں فیصلہ کن جدوجہد کے لئے موزوں مجاہد طاقت وسیع بنانے اور مضبوط کرنے میں استعمال کرے۔

فروری اور مارچ کرنے واقعات (5) کا سبق ایسا متاثر کن ہے کہ اس نتیجے سے کسی اصولی اعتراض کا امکان نہیں بلکہ رہا ہے بہر حال، ہمیں اس وقت مسئلے کے اصولی حل کی نہیں بلکہ عملی حل کی ضرورت ہے۔ ہمیں نہ صرف اس بات کو صاف سمجھنا چاہیئے کہ کس قسم کی تنظیم اور کس قسم کے کام کے لئے اس کی ضرورت ہے بلکہ ہمیں تنظیم کے بارے میں ایک واضح منصوبہ بنانا چاہیئے تاکہ اس کی تشکیل ہر پہلو سے کی جا سکے۔ اس سوال کی فوری اہمیت کے پیش نظر ہم اپنی طرف سے رفیقوں کے سامنے منصوبے کا خاکہ پیش کرتے ہیں جو بعد کو بڑھا کر زیادہ تفصیل کے ساتھ ایک پمفلٹ ہیں (6) پیش کیا جائے گا، جس کے چھپنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔

ہماری رائے میں، ہماری سرگرمیوں کی ابتدا، مطلوبہ تنظیم بنانے کی طرف پہلا عملی قدم اور آخر کار وہ خاص سلسلہ جس کی اگر پیروی کی جائے تو وہ ہم کو استقلال کے ساتھ اس تنظیم کو فروغ دینے، گہرا کرنے اور توسیع کے قابل بنائے گا، ایک کل روس سیاسی اخبار کا قیام ہونا چاہیئے۔ اخبار ایسی چیز ہے جس کی ہم کو سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اس کے بغیر ہم مستقل اصول رکھنے والے ہمہ گیر پروپیگنڈے اور ایجی ٹیشن کا وہ باقاعدہ انتظام نہیں کر سکتے جو عام طور پر سوشل ڈیموکریسی کا خاص اور مستقل فریضہ ہے اور خاص طور پر اس وقت کا فوری فریضہ ہے جبکہ آبادی کے وسیع ترین پرتوں میں سیاست اور سوشلزم کے مسائل سے دلچسپی پیدا ہو گئی ہے اس بات کی ضرورت آج سے زیادہ شدت کے ساتھ کبھی نہیں محسوس کی گئی کہ انفرادی اقدام، مقامی اشتہاروں اور پمفلٹوں وغیرہ کی صورت میں منتشر ایجی ٹیشن کو عام اور باقاعدہ ایجی ٹیشن کے ذریعہ مضبوط بنایا جائے جو صرف مستقل پریس کی مدد سے ہی چلایا جا سکتا ہے۔ بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس تیزی اور باقاعدگی سے کوئی اخبار چھپتا ہے (اور تقسیم ہوتا ہے) وہ اس بات کا ٹھیک معیار بن سکتی ہیں کہ ہماری مجاہدانہ سرگرمیوں کا یہ بنیادی اور بہت ضروری محاذ کس خوبی سے بنایا جا رہا ہے۔ مزید آں ہمارا اخبار کل روسی ہونا چاہیئے۔ اگر ہم اپنی ان کوششوں میں ناکام ہیں کہ عوام اور حکومت پر چھپے ہوئے الفاظ کے ذریعہ متحد ہو کر اثر انداز ہوں اور جب تک ہم ناکام ہیں، اس وقت تک دوسرے ذرائع کو متحد کرنے کا خیال یوٹوپیائی رہے گا جو زیادہ پیچیدہ اور زیادہ مشکل ہیں لیکن اثر انداز ہونے کے لئے زیادہ فیصلہ کن ہیں۔ ہماری تحریک نظریاتی، عملی وجہ سے نقصان اٹھا رہی ہے، اس وجہ سے کہ سوشل ڈیموکریٹوں کی غالب اکثریت تقریباً مکمل طور پر خالص مقامی کام میں مصروف ہے جو ان کی وسعت نظر، سرگرمیوں کی وسعت، خفیہ

سرگرمی کی مہارت اوران کی تیاری کومحدود کردیتا ہے۔ٹھیک اسی ٹکڑے ٹکڑے ہونے کی حالت میں اس تلون اورتذبذب کی سب سے گہری جڑیں تلاش کرنا چاہئے جس کا ذکراوپر ہو چکا ہے۔اس خامی کودورکرنے کی طرف، مختلف مقامی تحریکوں کوواحدکل روسی تحریک میں تبدیل کرنے کی طرف پہلاقدم کل روسی اخبار کا قیام ہونا چاہئے۔ آخرمیں،ہمیں سیاسی اخبار کی قطعی ضرورت ہے۔آج کے یورپ میں سیاسی ترجمان اخبار کے بغیر کسی تحریک کو سیاسی تحریک کانام دینے کاتصورہی نہیں کیاجاسکتا۔ایسے اخبار کے بغیر ہم اپنافریضہ نہیں پورا کرسکتے یعنی سیاسی بے چینی اوراحتجاج کے تمام عناصرکومجتمع کرنااوران کے ذریعہ پرولتاریہ کی انقلابی تحریک کوقوت دینا۔ہم نے پہلاقدم اٹھایاہے۔ہم نے مزدور طبقے میں''معاشی''،فیکٹری کے حالات کوبےنقاب کرنے کاولولہ پیدا کردیاہے۔اب ہم کودوسراقدم اٹھاناچاہئے: آبادی کے ہراس حصے میں جوذرابھی شعور رکھتاہے سیاسی پردہ دری کاولولہ پیدا کرنا۔ ہمیں اس بات سے ہراساں نہ ہوناچاہئے کہ سیاسی پردہ دری کی آوازیں آجکل اتنی کمزور، بودی ہیں اورکبھی کبھار سنائی دیتی ہیں۔یہ پولیس راج کی عام اطاعت کی وجہ سےنہیں ہے۔بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جولوگ پردہ دری کرسکتے ہیں اورکرنے کے لئے تیار ہیں ان کے پاس نہ تو بولنے کے لئے پلیٹ فارم ہےاورنہ مشتاق اورہمت افزاسامعین ہیں۔وہ عوام کے درمیان ایسی طاقت کہیں نہیں دیکھتے جس سے''قادرمطلق''،روسی حکومت کے خلاف شکایت کی جاسکی۔لیکن آج یہ سب تیزی سے بدل رہاہے۔اب ایسی طاقت ہے__ یہ انقلابی پرولتاریہ ہے جس نے نہ صرف سیاسی جدوجہد کی پکار کوسننے اوراس کی حمایت کرنے کی تیاری کا ثبوت دیا بلکہ بہادری س لڑنے کا بھی۔اب ہم اس قابل ہیں کہ زار کی حکومت کی سارے ملک میں پردہ دری کے لئے پلیٹ فارم مہیا کریں اورایسا کرناہمارا فرض ہے۔یہ پلیٹ فارم سوشل ڈیموکریٹک اخبار کوہوناچاہئے__ روسی مزدورطبقہ، روسی سماج کے دوسرے طبقوں اورپرتوں سے ممیّز ہوکرسیاسی معلومات میں متواتر اوروسیع پیانے پرمطالبہ کرتاہے(صرف شدید بےچینی کے حالات میں نہیں)۔جب کہ ایساعوامی مطالبہ عیاں ہے،جب کہ تجربہ کارانقلابی لیڈروں کی ٹریننگ شروع ہوچکی ہےاورجبکہ بڑے بڑےشہروں کےمزدور طبقے کااجتماع اس کوفی الواقع مالک بناتاہےتوایسے حالات میں پرولتاریہ کے لئے ایک سیاسی اخبار جاری کرناممکن بات ہوگی۔پرولتاریہ کے ذریعہ یہ اخبار شہری پیٹی بورژوازی دیہی دستکاروں اورکسانوں کوپہنچےگااوراس طرح عوام کاحقیقی سیاسی اخبار بن جائے گا۔

بہرحال،اخبار کارول محض خیالات کی نشرواشاعت،سیاسی تعلیم اورسیاسی اتحادی جمع کرنے تک محدودنہیں ہوتا۔اخبارصرف اجتماعی پروپیگنڈااوراجتماعی ایجی ٹیشن کرنے والاہی نہیں ہوتا۔وہ اجتماعی ناظم بھی ہوتاہے۔اس لحاظ سےاس کی مثال کسی زیرتعمیر عمارت کےگرد پاڑ کی ہوتی ہے۔جوعمارت کے خاکے کی نشان دہی کرتی ہےاور معماروں کے درمیان رابطے میں سہولت پیدا کرتی ہے کہ وہ کام تقسیم کرسکیں اوراپنے منظّم کام کے مشترکہ نتائج دیکھ

سکیں۔اخبار کی مدد سے اور اس کے ذریعہ قدرتی طور پر ایک مستقل تنظیم کی تشکیل ہوگی جس کی سرگرمیوں صرف مقامی نہ ہوں گی بلکہ اس کا باقاعدہ عام کام ہوگا اور یہ کام اس کے ممبروں کو تربیت دے گا کہ وہ سیاسی واقعات کا غور سے مطالعہ کریں، ان کی اہمیت کا اور آبادی کے مختلف پرتوں پر ان کے اثر کا اندازہ لگائیں اور انقلابی پارٹی کی طرف سے ان واقعات پر اثر ڈالنے کے لئے کارگر ذرائع پیدا کریں۔اخبار کے لئے باقاعدہ مواد مہیا کرنے اور اس کی صحیح تقسیم آگے بڑھانے کے صرف ٹکنیکی کام کے لئے واحد پارٹی کے مقامی ایجنٹوں کے جال پھیلانے کی ضرورت ہوگی جو ایک دوسرے سے مستقل رابطہ رکھیں گے، عام حالات سے واقفیت رکھیں گے،کل روسی کام میں اپنے واضع فرائض باقاعدگی کے ساتھ ادا کریں گے اور مختلف انقلابی اقدامات کی تنظیم میں اپنی طاقت آزمائیں گے۔ایجنٹوں کا یہ جال☆

☆یہ تو سمجھا ہی جاسکتا ہے کہ یہ ایجنٹ ہماری پارٹی کی مقامی کمیٹیوں (گروپوں،مطالعے کے حلقوں) کے بہت قریبی رابطے کی صورت میں کامیابی سے کام کرسکتے ہیں۔عام طور پر وہ پورا منصوبہ جو ہم نے مرتب کیا ہے صرف ان کمیٹیوں کی سرگرم حمایت سے ہی تکمیل کو پہنچ سکتا ہے جو کئی بار پارٹی کو متحد کرنے کی کوشش کرچکی ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ وہ ایسا اتحاد حاصل کرلیں گی، اگر آج نہیں تو کل، اگر ایک طریقے سے نہیں تو دوسرے طریقے سے۔

ٹھیک اسی قسم کی تنظیم کے لئے ڈھانچہ فراہم کرے گا جس کی ہمیں ضرورت ہے، ایسی تنظیم جو سارے ملک کو اپنے میں سمیٹ سکے گی، محنت کی سخت اور تفصیلی تقسیم کے لئے کافی وسیع اور کثیر رخی ہوگی، اور اس بات کے لئے کافی منجی ہوگی کہ ہر حالت میں، ہر ''اچانک موڑ'' پر اور ناگہانی صورت میں اپنا کام استقلال کے ساتھ کر سکے، اسکے لئے کافی لوچدار ہوگی کہ ایک طرف، بہت زیادہ قوی دشمن کے خلاف علانیہ جنگ سے بچ سکے جبکہ دشمن نے اپنی تمام قوتیں ایک جگہ مجتمع کرلی ہوں اور پھر بھی دوسری طرف اس کی سستی کا فائدہ اٹھا کر دشمن پر اس وقت اور ایسی جگہ حملہ کرے جہاں س کو کم سے کم توقع ہو۔آج ہمارے سامنے بڑے بڑے شہروں کی سڑکوں پر طلبا کے مظاہروں کی حمایت کا نسبتاً آسان کام ہے،کل شاید ہمارے سامنے اس سے مشکل کام ہو مثلاً کسی خاص علاقے میں بے روزگاروں کی تحریک کی حمایت کا۔اور پرسوں کسانوں کی بغاوت میں انقلابی رول ادا کرنے کے لئے اپنی ڈیوٹی پر ہونے کا۔آج ہمیں اس کشیدہ سیاسی حالت سے فائدہ اٹھانا چاہئے جو زیمستو و(7) کے خلاف حکومت کے اقدام سے پیدا ہوگئی ہے۔کل شاید ہمیں زار کے کسی غصہ سے پاگل لٹیرے افسر کے خلاف عوامی ناراضگی کی حمایت کرنا پڑے اور بائیکاٹ، مذمت اور مظاہروں وغیرہ کے ذریعہ مدد کرنا پڑے۔تاکہ اس کی حالت اتنی خراب جائے کہ اس کو علانیہ پیچھے ہٹنا پڑے۔اسی حدتک مجاہدانہ تیاری باقاعدہ فوجوں کی متواتر سرگرمی سے ہی ممکن ہے۔اگر ہم مشترکہ اخبار جاری کرنے کے لئے اپنی طاقتیں متحد کرلیں تو یہ کام نہ صرف انتہائی ماہر پرچارکوں کی تربیت کرے گا اور ان کو

سامنے لائے گا بلکہ انتہائی باصلاحیت ناظموں اور پارٹی کے انتہائی باجوہر سیاسی لیڈروں کو بھی سامنے لائے گا جو اس قابل ہوں گے کہ صحیح وقت پر فیصلہ کن جدوجہد کے لئے نعرہ دیں اور اس جدوجہد کی رہنمائی کریں۔

آخر میں چند الفاظ امکانی غلط فہمی سے بچنے کے لئے ہیں۔ ہم نے برابر باقاعدہ، منصوبے کے مطابق تیاری کی بات کی ہے، پھر بھی کسی طرح ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ مطلق العنانی کا تختہ صرف باقاعدہ محاصرے یا منظم حملے سے الٹا جا سکتا ہے۔ ایسا خیال لغو اور کٹر اصول پرستانہ ہوگا۔ اس کے برعکس، یہ بالکل ممکن ہے اور تاریخی طور پر اغلب ہے کہ مطلق العنانی کا تختہ کسی ہنگامی بغاوت یا پہلے سے نامعلوم سیاسی پیچیدگیوں کی ضرب سے الٹ جائے جو ہر طرف سے اس کے لئے متواتر خطرہ بنی ہوئی ہیں لیکن کوئی بھی سیاسی پارٹی جو مہم بازانہ جوئے سے بچنا چاہتی ہے ایسی ہنگامی بغاوتوں یا پیچیدگیوں کی توقع پر اپنی سرگرمیوں کی بنیاد نہیں رکھ سکتی۔ ہمیں اپنے راستے پر چلنا چاہئے اور ہمیں استقلال کے ساتھ اپنا معمول کا کام کرنا چاہئے۔ ہمارا بھروسہ غیر متوقع باتوں پر جتنا ہی کم ہوگا اتنا ہی کم اس کا موقع ہوگا کہ کوئی ''تاریخی موڑ'' ہمارے سامنے اچانک آجائے۔

مئی 1901 میں لکھا گیا اور ''اسکرا'' کے شمارہ 4، مئی 1901 میں شائع ہوا

لینن کا مجموعہ تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن، جلد 5، صفحات 12-1

حواشی

1۔ اکونومسٹ۔ رجحان یا معاشی رجحان۔ انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کی ابتدا میں روسی سوشل ڈیموکریسی میں موقع پرست رجحان تھا جو بین الاقوامی موقع پرستی کی روسی قسم تھا۔ اکونومسٹوں کے ترجمان روس میں 'ربوچایا مسل' اخبار (1902 - 1897) اور 'ربوچئے دیلو' (1902 - 1899) تھے

اکونومسٹوں نے مزدور طبقے کے فریضے معاشی جدوجہد تک محدود کر دئے تھے، مثلاً اجرت میں اضافہ اور محنت کے حالات کی بہتری وغیرہ۔ وہ خیال کرتے تھے کہ سیاسی جدوجہد اعتدال پرست بورژوازی کا کام ہے۔ انہوں نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ پارٹی کو صرف تحریک کے قدرتی عمل کا غور مطالعہ کرنا چاہئے اور واقعات کو ذہن نشین رکھنا چاہئے، مزدور طبقے کی پارٹی کے رہنما رول کو مسترد کر دیا۔ اکونومزم سے یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ وہ مزدور طبقے کو طبقاتی انقلابی راستے سے گمراہ کر کے بورژوازی کی سیاست کا دم چھلا بنا دے گا۔ لیننی اخبار 'اسکرا' نے اکونومزم کے خلاف جدوجہد میں بڑا رول ادا کیا اور لینن نے اپنی کتاب 'کیا کیا جائے؟' میں اس پر نظریاتی ضرب کاری لگائی۔

2۔ ربوچئے دیلو۔ اکونومسٹوں کا رسالہ، بیرون ملک روسی سوشل ڈیموکریٹوں کی یونین کا غیر مستقل ترجمان تھا اور

جنیوا سے اپریل 1899 سے لے کر فروری 1902 تک شائع ہوتا رہا۔ اس کے کل 12 شمارے شائع ہوئے۔ ربوچئے دیلو کا ادارتی دفتر اکونومسٹوں کا غیر ملکی مرکز تھا۔ ربوچئے دیلو نے پارٹی قائم کرنے کے لئے اسکرا کے منصوبے کی کھلم کھلا مخالفت کی، ٹریڈ یونین سیاست کے حق میں اپیل کی اور کسانوں کے انقلابی امکانات کو مسترد کر دیا۔

3۔ لیستک ربوچیگو دیلا۔ رسالہ ربوچئے دیلو کا غیر مستقل ضمیمہ جو جنیوا میں جون 1900 سے لے کر جولائی 1901 تک شائع ہوا۔ اس کے کل 8 شمارے نکلے۔

4۔ اسکرا۔ یہ پہلا کل روسی غیر قانونی مارکسی اخبار تھا جس کی بنیاد 1900 میں لینن نے ڈالی تھی۔ اس نے مزدور طبقے کی انقلابی مارکسی پارٹی کے قیام میں فیصلہ کن رول ادا کیا۔

لیننی 'اسکرا' کا پہلا شمارہ دسمبر 1900 میں لائپسگ سے شائع ہوا اور بعد میں میونخ اور جنیوا سے۔

'اسکرا' کے ایڈیٹوریل بورڈ میں لینن، پلیخانوف، مارتوف، ایکسیلروڈ، پوترسیوف اور زاسولیچ شامل تھے۔ عملی طور پر لینن اس کے چیف ایڈیٹر اور رہنما تھے۔

اسکرا پارٹی کی طاقتوں کو متحد کرنے، پارٹی کے کارکنوں کے جمع ہونے اور ان کی ٹریننگ کا مرکز بن گیا۔

لینن کی پہل قدمی اور ان کی براہ راست شرکت سے 'اسکرا' کے ایڈیٹوریل بورڈ نے پارٹی کے پروگرام کا مسودہ تیار کیا اور روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس کی تیاری کی جو جولائی_ اگست 1903 میں ہوئی۔ اس میں روس میں حقیقی انقلابی مارکسی پارٹی کی ابتدا ہوئی۔ دوسری کانگرس کے بعد منشویکوں نے 'اسکرا' پر قبضہ جما لیا اور 25 ویں شمارے سے یہ انقلابی مارکس ازم کا ترجمان نہیں رہا۔ پرانے، انقلابی (52 ویں شمارے تک) 'اسکرا' سے ممیز کرنے کے لئے لینن نے اس کو نیا، موقع پرست 'اسکرا' کہا۔

5۔ یہاں مطلب کثیر تعداد طلبا اور مزدوروں کے انقلابی مظہروں یعنی سیاسی مظاہروں، جلسوں اور ہڑتالوں سے ہے جو فروری اور مارچ 1901 میں پیٹرسبرگ، ماسکو، کیئیف، خارکوف، کازان، یاروسلاول، وارسا، بیلوستوک، تومسک، اودیسا اور روس کے دوسرے شہروں میں ہوئے۔

1900- 1901 کے تعلیمی سال میں طلبا کی تحریک نے، جو تعلیمی مانگوں سے شروع ہوئی تھی، مطلق العنانی کی رجعت پرست پالیسی کے خلاف انقلابی سیاسی مظاہروں کی صورت اختیار کر لی اور ترقی یافتہ مزدوروں نے اس کی حمایت کی اور روسی سماج کے تمام پرتوں سے اس نے ہمدردی حاصل کی۔

فروری اور مارچ 1901 کے مظاہروں اور ہڑتالوں کا براہ راست سبب یہ تھا کہ کیئیف یونیورسٹی کے 183 طلبا کو طالب علموں کے جلسے میں حصہ لینے کے لئے زبردستی بھرتی کر لیا گیا تھا۔ حکومت انقلابی سرگرمیوں

میں حصہ لینے ولوں پر پل پڑی۔ خاص طور سے ان لوگوں پر بڑے مظالم کئے گئے جنہوں نے پیٹرسبرگ کا کازان گرجا گھر کے سامنے چوراہے پر 4 مارچ1901 کو مظاہر کیا تھا۔ فروری اور مارچ1901 کے واقعات نے یہ شہادت دی کہ روس میں انقلابی تحریک بہت بڑھی ہے۔ اس بات کی بڑی اہمیت تھی کہ اس تحریک میں جو سیاسی نعروں کے ساتھ چلائی جارہی تھی مزدور حصہ لے رہے تھے۔

6۔ یہاں ذکر لینن کی کتاب 'کیا کیا جائے؟ ہماری تحریک کے ناقابل التوا سوالات' کا ہے۔ یہ کتاب مارچ 1902 میں اشٹوٹگارٹ کے اشاعت گھر دیتس سے شائع ہوئی تھی۔

7۔ زیمستو۔ یہ ان مقامی انتظامی کونسلوں کا نام ہے جو1864 میں زار شاہی روس کے مرکزی صوبوں میں امیروں کی سربراہی میں قائم ہوئی تھیں۔ زیمستو کے اختیارات قطعی طور پر مقامی معاشی سوالات (اسپتالوں اور سڑکوں کی تعمیر، اعداد وشمار اور بیمہ وغیرہ) تک محدود تھے۔ ان کی ساری کاروائیاں گورنروں اور داخلی امور کے وزیر کے تحت تھیں جو حکومت کے لئے ناپسندیدہ تجویزوں کو روک سکتے تھے۔

اس کتاب کو مارکسسٹس انٹرنیٹ آرکائیو marxists.org کے لیے ابن حسن نے ترتیب دیا۔
کمپوزنگ: رضیہ سلطانہ
اپنی رائے اور تجاویز کے لیے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

hasan@marxists.org